P-ISSN: 2518-9719
E-ISSN: 2518-9768X

اِمتزاج

شمارہ:۱۱
(جنوری تا جون۲۰۱۹ء)

مدیرِ اعلیٰ
پروفیسرڈاکٹرتنظیم الفردوس

شعبۂ اردو، جامعہ کراچی
ویب گاہ: www.imtezaaj.uok.edu.pk
برقی ڈاک: imtezaaj@uok.edu.pk

اِمتزاج

شمارہ: ۱۱ جنوری تا جون ۲۰۱۹ء

شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

سرپرست

پرفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی (شیخ الجامعہ)

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس (صدر نشین)

نائب مدیران

ڈاکٹر تہمینہ عباس

ڈاکٹر انصار احمد

ڈاکٹر صدف تبسم

مجلسِ ادارت

ڈاکٹر رؤف پاریکھ

ڈاکٹر راحت افشاں

ڈاکٹر صفیہ آفتاب

ڈاکٹر عظمیٰ حسن

مجلسِ مشاورت

بین الاقوامی

ڈاکٹر معین الدین جینابڑے (بھارت)

ڈاکٹر خلیل طوق اَر (ترکی)

ڈاکٹر محمد ابراہیم السیّد (مصر)

ڈاکٹر علی بیات (ایران)

ڈاکٹر ہینز ورنر ویسلر (سوئیڈن)

ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین (بھارت)

قومی

ڈاکٹر یوسف خشک (خیرپور)

ڈاکٹر محمد کامران (لاہور)

ڈاکٹر قاضی عابد (ملتان)

ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر (اسلام آباد)

ڈاکٹر سیّد عامر سہیل (سرگودھا)

ڈاکٹر خالد خٹک (کوئٹہ)

قیمت: ۵۰۰ روپے، بیرونِ ملک ۱۵/امریکی ڈالر کے مساوی (بہ شمول ڈاک خرچ)

مدیرِ اعلیٰ 'امتزاج' نے ناشر اردو اشاعت گھر، واحد پرنٹنگ پریس، اردو بازار، کراچی سے چھپوا کر شعبۂ اردو، جامعہ کراچی سے جاری کیا۔

فہرست

❄ اداریہ	تنظیم الفردوس	۵
۱۔ سندھ کے خانقاہی ادب میں سفر نامے کی روایت	ذوالفقار دانش	۷
۲۔ انتخاب کلام میر: میر شناسی کی روایت کا نقشِ اول	شازیہ عنبرین	۳۳
۳۔ جدید اردو نظم پر ثقافتی اثرات	شمع افروز	۴۱
۴۔ خیبر پختونخواہ میں جدید اردو نظم	عتیق الرحمان یوسف زئی	۵۱
۵۔ رتن ناتھ سرشار اور سجاد حسین کے ہاں اردو مزاحیہ کرداروں میں لکھنوی تہذیب و ثقافت کی پیشکش: تقابلی مطالعہ	محمد خورشید علی/ فرزانہ کوکب	۶۵
۶۔ مرزا ادیب کی ڈرامہ نگاری: ترقی پسند اور نو آبادیاتی تناظر	نسیم عباس احمر	۸۳
۷۔ اشاریہ		۰

اِس شمارے کے مقالہ نگار

(بترتیبِ حروفِ تہجی)

۱۔ ذوالفقار دانش	لیکچرار، شعبۂ اردو، گورنمنٹ پریمیئر کالج، کراچی
۲۔ شازیہ عنبرین	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
۳۔ شمع افروز	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی
۴۔ عتیق الرحمان یوسف زئی	لیکچرار، گورنمنٹ کالج، زروبی، صوابی
۵۔ محمد خورشید علی	ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، بہا الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
/ فرزانہ کوکب	/ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، بہا الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
۶۔ نسیم عباس احمر	لیکچرار، شعبۂ اردو، سرگودھا یونی ورسٹی، سرگودھا

اداریہ

الحمدللہ!

امتزاج کا گیارھواں شمارہ آن لائن ہونے جا رہا ہے۔ اس ذاتِ کریم کا جتنا شکر ادا کریں، کم ہے کہ مدیرانِ امتزاج کی محنت رنگ لائی ہے اور شعبۂ اردو جامعہ کراچی تحقیق و تدریس کے معیار کو مزید بہتر کر رہا ہے۔ نہ صرف تدریس بلکہ ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی شعبۂ اردو کے طلبہ نمایاں نظر آتے ہیں۔

۱۸ر فروری ۲۰۱۹ء کو شعبۂ اردو کی جانب سے ایک روزہ قومی کانفرنس ''مرزا اسد اللہ خان غالب: ادبی و فکری جہات'' منعقد کی گئی جس کی صدارت شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی ڈاکٹر محمد اجمل خان نے کی۔ شرکاء میں محمود شام اور ڈاکٹر خالد ندیم (سرگودھا) شامل تھے۔ جب کہ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر فائزے زہرا مرزا (شعبۂ فارسی)، فیصل ریحان (ریسرچ اسکالر بلوچستان)، ڈاکٹر افتخار شفیع (شعبۂ انگریزی) اور ڈاکٹر وہاب سوری (شعبۂ فلسفہ) جامعہ کراچی شامل تھے۔ مقالہ نگاروں نے بہت خوبصورتی سے غالبؔ کی شاعری کی تفہیم کی اور طلبہ کے لیے فکر کے نئے دریچے کھولے۔ فلسفے، فارسی اور انگریزی کے اساتذہ نے کمال خوبصورتی سے غالبؔ کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔ ۲۰۱۷ء سے امسال تک ہونے والی مسلسل کانفرنسوں نے شعبۂ اردو جامعہ کراچی کی تاریخ میں ایک مثال قائم کی ہے۔ اور واضح طور پر یہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں اپنے خول سے باہر نکل کر اجتماعیت کے ذریعے اردو زبان و ادب کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔

ایک اور اہم مسئلہ جو کئی عشروں سے زیرِ بحث ہے اور مزید بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے، وہ ''رسم الخط'' کا ہے۔ ہمارے طلبہ اس ضمن میں یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ اردو لکھنا بہت مشکل ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اب اساتذہ بھی ان کی رومن میں لکھی ہوئی تحریروں کو قابلِ قبول سمجھنے لگے ہیں۔ بہت سے اسکول اور بورڈ اردو کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان کے نزدیک س۔ ث اور ص کی آواز میں کوئی فرق نہیں، اس لیے بچہ اس آواز سے شروع ہونے والا لفظ کسی بھی حرف سے لکھ سکتا ہے اور وہ غلط نہیں مانا جائے گا۔ یہ اردو زبان کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔ کیا کبھی ''صبح'' اور ''سبح'' ایک ہوسکتا ہے؟ کیا ''زن'' اور ظن کو ایک کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دراصل ہم نے سکھانے کی مشقت سے بچنے کے لیے

اردو رسم الخط کو مشکل قرار دے دیا ہے۔ حالاں کہ اردو لکھنا بہت آسان ہے۔ انگریزی میں ۲۶ حروف بڑے اور ۲۶ چھوٹے لکھنا سکھائے جاتے ہیں۔ اور سب کی شکلیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جب کہ اردو میں چوّن (۵۴) حروفِ تہجی ہیں جن کی بہت سی شکلیں ایک جیسی ہیں۔ جنھیں سکھانا انگریزی کی نسبت آسان ہے۔ یہ ایک طویل بحث ہے۔ اِن شاء اللہ آگے اس پر مزید بات کی جائے گی۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ جامعات اپنی ذمے داری کو سمجھتے ہوئے ایسے اساتذہ پیدا کریں جو اردو سے محبت کریں اور اس محبت کو طلبہ میں منتقل کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ نہ کہ اسے صرف ذریعۂ معاش سمجھا جائے۔ بچوں کی تربیت کے لیے ابتدائی جماعتوں سے ہی اردو تدریس کو دلچسپ بنائیں۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ بنیادی سطح پر بچوں کو پڑھانے کے لیے ہم کم معاوضے والے ناتجربے کار اساتذہ کا تقرر کرتے ہیں ۔جو بچوں کے مستقبل سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ بنیادی سطح یعنی پرائمری کی سطح پر کم سے کم ایم اے استاد رکھے جائیں۔ تاکہ بنیادیں مضبوط ہوں۔

یاد رکھیں کہ قومیں وہی ترقی کرتی ہیں جو اپنی شناخت پر فخر کرتی ہیں۔اور اردو زبان ہماری شناخت ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس
(مدیرِ اعلیٰ)